© rasailojaraid.com

سارا غصہ اسلامی سزاؤں کے خلاف نکالا جاتا ہے۔

ہمارا سوال یہ ہے کہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 302 یا 307 کا دن رات غلط استعمال ہوتا ہے۔ کبھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ اس کے غلط استعمال کی وجہ سے اس قانون کو ہی ختم کر دیا جائے۔ حد تو یہ ہے کہ وفاقی وزیر انسانی حقوق جناب ممتاز عالم گیلانی جن کا ’’مبلغ علم‘‘ اتنا ہے کہ وہ الہامی کتابوں کی تعداد پانچ بتا رہے ہیں اور ارشاد یہ فرما رہے ہیں کہ قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ترمیم کرنا پڑی تو اس کا جائزہ لیں گے۔

ہماری دیانتدارانہ رائے یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی حرمت کے قانون کو غیر مؤثر یا ختم کرنے کی بجائے اس کو غیر جانبداری کے ساتھ پوری طرح لاگو کیا جائے۔ بصورت دیگر لوگ خود ردّ عمل کا شکار ہو کر اپنی مرضی کی کارروائی سے گریز نہیں کریں گے۔

ہم منتظر ہیں کہ جوڈیشل انکوائری جلد از جلد مکمل کر کے سانحۂ گوجرہ کے اصل اسباب وعوامل اور محرکات سے قوم کو آگاہ کیا جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سانحۂ شانتی نگر (خانیوال) کی طرح ہائی کورٹ کی اُس انکوائری کو ہی دبا دیا جائے جس میں نور نامی ایک قادیانی کو مسلم عیسائی فسادات کا موجب قرار دیا گیا تھا۔ جس نے عیسائی بستی کو جانے والے راستے میں قرآن پاک کے مقدس اوراق رکھ دیئے اور مسلمانوں نے سمجھا کہ یہ عیسائیوں کی شرارت ہے۔

7 ستمبر: یومِ تحفظ ختم نبوت...... یومِ قراردادِ اقلیت

35 سال قبل (7 ستمبر 1974ء) کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے طویل بحث وتمحیص اور غور وفکر کے بعد لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اہل اسلام کا ایک جائز دینی وقومی مطالبہ پورا کیا تھا۔ مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی نبوت کے خلاف ہندوستان میں اجتماعی وجماعتی سطح پر سب سے پہلے مجلس احرار اسلام نے منظّم جدوجہد کا آغاز کیا۔ پاکستان بن جانے کے بعد جب قادیانی پاکستان کے اقتدار پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھنے لگے تو احرار تمام مکاتبِ فکر کو ’’کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت‘‘ کے مشترکہ پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے قادیانی ریشہ دوانیوں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے۔ مسلم لیگی حکمرانوں نے دس ہزار سے زائد نہتے مسلمانوں کو محض اس جرم میں لہولہان کر دیا کہ وہ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینی تحفظ چاہتے تھے۔ تحریک کو بدترین ریاستی تشدد سے بظاہر کچل دیا گیا۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے تب فرمایا تھا:

> ’’میں نے اس تحریک کی صورت میں ایک ٹائم بم نصب کر دیا ہے، وقت آنے پر یہ بم ضرور پھٹے گا اور فتنۂ مرزائیت کو اس کے انجام سے دوچار کرے گا۔‘‘

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کالے انگریز نے تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت کی پاداش میں احرار کو خلافِ قانون قرار دے دیا اور جبر و تشدد کی انتہا کر دی۔ احرار رہنما اس راستے میں سب کچھ سہہ گئے مگر اپنے کیے پر کسی ندامت کا اظہار نہیں کیا۔ معافیاں نہیں مانگیں۔ تحریک سے لاتعلقی ظاہر نہیں کی۔ رسوائے زمانہ جسٹس منیر کی عدالت میں اپنے مؤقف سے پیچھے نہیں ہٹے۔ احرار کو نہیں چھوڑا تا آں کہ 1974ء میں چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر مرزائی غنڈوں نے مسلم طلباء پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں تحریک تحفظ ختم نبوت شروع ہوئی اور شہداء ختم نبوت کا خونِ بے گناہی رنگ لا کر رہا اور ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے ہاتھوں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ بعد ازاں 1984ء میں صدر ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعے مرزائیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے روک دیا۔ مرزائی اب بھی اسلام اور پاکستان کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں اور سازشی انداز میں حکومتی حلقوں میں اپنا اثر و نفوذ بڑھا کر کسی دیرینہ خواب کی تکمیل کے لیے سرگرداں ہیں۔

آج کے دن (7/ستمبر) ہم عہد کرتے ہیں کہ اپنے کفر و ارتداد اور زندقہ کو دجل و تلبیس کے ذریعے اسلام کے نام پر متعارف کروانے والے اس گروہ کی حقیقت سے دنیا کو آگاہ کرتے رہیں گے اور شہداء ختم نبوت کے مقدس مشن کی تکمیل کر کے ہی دم لیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ہم اس محاذ پر کام کرنے والی جماعتوں اور شخصیات کی مساعی جمیلہ پر ان کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ دنیا کے بدلتے ہوئے حالات اور کام کرنے کی نئی نئی جہتوں اور زاویوں کو ملحوظ رکھ کر اپنی ترجیحات طے کرنے میں ضروری تبدیلیوں کو پیش نظر رکھا جائے گا تاکہ دشمن کے طریق کار کو سمجھنے اور اپنا پیغام عام کرنے میں آسانی ہو۔

ان سطور کے ذریعے تمام ماتحت مجالس احرار اسلام کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ 7/ستمبر بروز پیر اپنی اپنی سطح پر ’’یومِ تحفظ ختم نبوت‘‘ کے سلسلہ میں ملک گیر اجتماعات و تقریبات کا اہتمام کریں اور ممکن حد تک تمام مکاتب فکر اور مقامی علماء کرام کی شرکت کو یقینی بنائیں۔

© rasailojaraid.com